E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Tareekh Jadeed Europe (1815-1964)**

Module Name/Title : **Francisi Inquilaab**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Tahseen Bilgrami
PRESENTATION	Dr. Tahseen Bilgrami
PRODUCER	Md. Mujahid Ali

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 1 فرانسیسی انقلاب اور نپولین

ساخت

1.0 مقاصد
1.1 تمہید
1.2 فرانسیسی انقلاب
1.2.1 اہمیت
1.2.2 اسباب
1.2.2.1 بوربون کی آمریت
1.2.2.2 قدیم سلطنت کے دوران حالات
1.2.2.3 فلسفیوں کی تعلیمات
1.2.2.3.1 مانٹیسکو (Montesquie)
1.2.2.3.2 والٹیر (Voltaire)
1.2.2.3.3 روسو (Rousseau)
1.2.2.4 مالی بحران
1.2.2.5 امریکی انقلاب کا اثر
1.2.2.6 اسٹیٹس جنرل کی طلبی
1.2.3 انقلاب کا سلسلہ
1.2.3.1 باسٹیل کا زوال
1.2.3.2 جاگیرداریت کی منسوخی
1.2.3.3 انسان کے حقوق کا اعلان
1.2.3.4 خواتین کی ورسیلز کی جانب پیش قدمی
1.2.3.5 دستور سازی
1.2.3.6 کلیسا کا قومیانہ
1.2.3.7 بادشاہ کا ویرینس (Verennes) کی جانب فرار ہونا
1.2.3.8 سیاسی کلبوں کا عروج
1.2.3.9 انقلابی جنگیں

1.2.3.10 سپٹمبر کا قتل عام
1.2.3.11 بادشاہت کی منسوخی اور لوئی شانز دہم کو پھانسی
1.2.3.12 دہشت کا راج
1.2.3.13 کنونشن کی اصلاحات
1.2.3.13.1 مذہب
1.2.3.13.2 جدید دستور
1.2.4 فرانسیسی انقلاب کے نتائج
1.2.4.1 سیاسی
1.2.4.1.2 قومیت کا عروج
1.2.4.2 معاشی
1.2.4.3 کلیسا ریاست کا ماتحت بن گیا
1.2.4.4 انسان کے طرز فکر میں تبدیلی
1.3 نپولین بونا پارٹ
1.3.1 کیریر
1.3.2 انقلاب
1.3.3 نپولین کی اصلاحات
1.3.3.1 1799 کا دستور
1.3.3.2 فوجی دستہ کا اعزاز (1802ء)
1.3.3.3 تعلیم
1.3.3.4 نپولین کا قانون
1.3.3.5 معاہدہ اتحاد
1.3.4 نپولین کا بادشاہ بن جانا (1804)
1.3.5 نپولین کی فتوحات
1.3.6 ناکہ بندی کا نظام
1.3.7 نپولین کا زوال
1.3.7.1 قومی جذبات کا فروغ
1.3.7.2 روسی مہم (1812)
1.3.7.3 لیپزک (Leipzig) کی جنگ (1813)
1.3.7.4 واٹرلو کی جنگ (1815)

1.3.8 اختتام

1.4 خلاصہ

1.5 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1.6 نمونہ امتحانی سوالات

1.7 سفارش کردہ کتابیں

1.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

1۔ فرانسیسی انقلاب کی اہمیت، اسباب، مسئلے اور نتائج کا تجزیہ کر سکیں گے ۔

2۔ نپولین بونا پارٹ کی ابتدائی زندگی، اس کا برسر اقتدار آنا، فتوحات، اصلاحات اور اس کے زوال کے اسباب کی وضاحت کر سکیں گے ۔

1.1 تمہید

اگرچہ اس نصاب کے کورس کا آغاز 1815 سے ہوتا ہے تاہم یہ محسوس کیا گیا کہ فرانسیسی انقلاب اور نپولین کا ایک تعارفی خاکہ پیش کیا جائے تاکہ طلبا یورپ میں 1815 سے واقع ہونے والے واقعات سے واقف ہو سکیں۔ اس خیال کے پیش نظر یہ تعارفی اکائی شامل کی گئی ہے ۔

1.2 فرانسیسی انقلاب

1.2.1 اہمیت

1789 کا فرانسیسی انقلاب تاریخ عالم کا ایک عظیم انقلاب تھا۔ اس نے یورپ میں دور رس تبدیلیاں پیدا کیں۔ فرانسیسی انقلاب نامی کتاب کے مصنف ولیم ڈویل کے الفاظ میں یہ پہلا جدید انقلاب تھا۔ اس انقلاب کے بعد یورپی دنیا میں کوئی شئے جوں کی توں برقرار نہیں رہ سکی۔ تمام انسانوں پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

1.2.2 اسباب

فرانسیسی انقلاب کے کئی اسباب تھے۔ ذیل میں چند اہم اسباب درج کیے جاتے ہیں۔

1.2.2.1 بوربون کی آمریت

اس انقلاب کی جڑیں لوئی چاردہم XIV کے دور میں پیوست ہیں لوئی چاردہم(1643-1715)ایک آمر تھا اس کا کہنا تھا کہ "میں ریاست ہوں" اگرچہ فرانس نے اس دور میں جنگوں میں کامیابی اور دربار کی شان و شوکت کی وجہ سے یورپ میں اہمیت حاصل کی لیکن جنگوں اور محلات کی تعمیر میں بے تحاشہ دولت خرچ کرنے کی وجہ سے حکومت مالی مشکلات کا شکار ہو گئی۔ عوام کو آزادی سے محروم رکھا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ سیاسی غلام بن گئے۔ لوئی پانزدہم (1715۔1774) کے زمانے میں بھی آمریت جاری رہی جس کی وجہ سے عوام میں ناآسودگی بڑھتی چلی گئی۔ لوئی شانزدہم (1774۔1793) کے دور میں عوام کی سیاسی ناآسودگی میں اور اضافہ ہوگیا۔ بادشاہوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ عوام کی مرضی کی بجائے خدا کی عنایت کی وجہ سے ملک پر حکومت کررہے ہیں۔ اس طرز فکر نے عوام کی حالت کو ابتر بنا دیا۔ فرانس کی حکومت غیر منظم غیر کارکرد اور ظالمانہ تھی۔ عوام کے پاس اپنی شکایات کو حکومت تک پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ فرانس کی پارلیمنٹ کو جسے اسٹیٹس جنرل کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا پچھلے 175 برسوں سے طلب نہیں کیا گیا تھا۔ کسی بھی شخص کو بغیر کسی وجہ یا مقدمہ کے گرفتار کرکے قید کیا جاسکتا تھا۔ ایسے جبر و استبداد کے حالات کی وجہ سے انقلاب کی راہیں ہموار ہوگئیں۔

1.2.2.2 قدیم سلطنت کے دوران حالات

فرانس میں انقلاب سے پہلے کے دور کو قدیم حکومت (ancient regime) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قدیم حکومت کے دوران عدم مساوات، انتشار اور ظلم و ستم کی وجہ سے انقلاب رونما ہوا۔ قدیم حکومت میں سماج تین طبقات اشراف، اہل کلیسا اور عام آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پہلے دو طبقات مراعات سے بہرہ ور تھے۔ انہیں محصولات کی ادائیگی سے مستثنیٰ کردیا گیا تھا۔ تیسرا طبقہ جو عوام الناس پر مشتمل تھا وہ بہت زیادہ مایوسی کا شکار تھا۔ حالاں کہ وہ محصولات کی ادائیگی کے قابل نہیں تھا اس کے باوجود اس پر بہت زیادہ محصولات عائد کیے گئے۔ قدیم حکومت میں سے دو طبقات کے لیے مراعات، محصولات سے استثنا اور زیادہ سہولتیں اور تیسرے طبقے کے لیے زیادہ محصولات، غلامی اور مصائب و آلام مقدر بنے ہوئے تھے۔ ان حالات نے انقلاب پیدا کیا۔

1.2.2.3 فلسفیوں کی تعلیمات

عظیم دانشوروں جیسے مانٹیسکو، والٹیر اور روسو نے انقلاب کا راستہ ہموار کیا۔

1.2.2.3.1 مانٹیسکو

مانٹیسکو نے انقلاب کا درس نہیں دیا بلکہ فرانس میں موجودہ آمریت پر نکتہ چینی کی۔ اس نے اپنی مشہور کتاب

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. * IMC LIBRARY

قوانین کی روح " (Spirit of Laws) میں کہا کہ حکومت کے تین اداروں ۔ مقننہ ،عاملہ اور عدلیہ کو علاحدہ کر کے فرد کی آزادی کا تحفظ کیا جاسکتا ہے ۔ مانٹیسکو برطانیہ کی حکومت کا عظیم مداح تھا ۔ کیوں کہ اس حکومت نے شہریوں کی شخصی آزادی کو یقینی بنایا تھا ۔

1.2.2.3.2 والٹیر

والٹیر (1694 ۔ 1778) مانٹیسکو کا کم عمر ہمعصر تھا اور وہ اٹھارھویں صدی کا ایک عظیم دانشور تھا ۔ اگرچہ وہ روشن خیال آمریت کو حکومت کی بہترین شکل سمجھتا تھا ۔ لیکن اس نے حکومت کے ظالمانہ اقدامات پر سخت نکتہ چینی کی اور فرانس میں آمریت کے خلاف ادبی جہاد کو جاری رکھا ۔ اس نے اپنی طنزیہ اور موثر تحریروں کے ذریعہ کلیسا اور ریاست کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ۔

1.2.2.3.3 روسو

مانٹیسکو اور والٹیر نے فرد کی آزادی کے لیے اصلاحات کی مانگ کی لیکن روسو (1712 ۔ 1778ء) نے سماج کی مکمل از سر نو تنظیم کی وکالت کی ۔ کیوں کہ اس کا ایقان تھا کہ سماج میں برائیوں میں تخفیف کرنے کی ہر ممکنہ کوشش سے فرد کو آزادی حاصل نہیں ہوسکے گی ۔ روسو کی طرز فکر والٹیر سے بالکل مختلف تھی ۔ جیسا کہ سی ۔ ڈی ۔ ایم کیٹل بائی (Kettelby) نے لکھا ہے کہ والٹیر نے جہاں ختم کیا تھا وہیں سے روسو نے آغاز کیا ۔ والٹیر نے معقولیت پسندی کے گھوڑوں کو تیز کیا تھا لیکن روسو نے جذبات کے شیروں کو بے زنجیر کردیا ۔ سماجی معاہدہ (The Social Contract) نے جو اٹھارہویں صدی کی عظیم ترین سیاسی تصنیف ہے عوام کو بے حد متاثر کیا ۔ اس کتاب کا آغاز مشہور زمانہ فقرہ سے ہوتا ہے "انسان آزاد پیدا ہوا لیکن وہ ہر جگہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے " روسو کی سیاسی تحریروں کا مرکزی خیال تھا کہ عوام اپنے فطری حقوق کے حصول کے لیے بغاوت کا پرچم بلند کریں ۔ کم اہم مصنفوں جیسے Diderot وغیرہ کی تحریروں نے بھی فرانسیسی عوام کو متاثر کیا ۔ Diderot نے ادب اور سائنس کی انسائیکلوپیڈیا شائع کی ۔ اس انسائیکلوپیڈیا کے بہت سے قلم کار کلیسا اور ریاست کے نقاد تھے ۔ ادیبوں میں Quesnay اور Turgot جانے مانے تھے ۔ انہوں نے فرانس کے معاشی حالات پر تنقید کی اور معاشی اصلاحات کی وکالت کی ۔ تین دانشوروں جیسے مانٹیسکو ،والٹیر ،روسو اور دیگر کم اہم ادیبوں کے خیالات نے انقلاب کی تخم ریزی کی ۔

عظیم ادیبوں کے خیالات سے راست انقلاب پیدا نہیں ہوا بلکہ حکومت کی خامیاں ، آمریت ، سماج کی برائیاں جیسے بے قاعدگی ، اکثریت پر ظلم و ستم سے انقلاب رونما ہوا ۔ ادیبوں نے حکومت کی آمرانہ خصوصیت ، سماج کی بدعنوانیوں اور ان بدعنوانیوں کے خلاف عوام کے احساسات کو بیدار کیا اور ان دانشوروں نے بالراست انقلاب کا راستہ ہموار کیا ۔

1.2.2.4 مالی بحران

لوئی شانزدہم کے عہد میں حکومت کو شدید مالی بحران کا سامنا کرنا پڑا اور یہ فرانسیسی انقلاب کا ایک اہم ترین سبب رہا۔ لوئی چہاردہم کے دور میں جنگوں اور دربار کی شان و شوکت کی برقراری کے لیے بے تحاشہ دولت خرچ کی گئی۔ لوئی پانزدہم کے زمانے میں فرانس کو امریکہ کی جنگ آزادی میں شامل کیا گیا اور حکومت نے مختلف شعبوں میں فضول اخراجات کیے۔ اس کی وجہ سے فرانس کی حکومت دیوالیہ پن کے دھانے پر آگئی۔ انقلاب سے چند برس پہلے فرانسیسی حکومت کا سالانہ خسارہ تقریباً 125 ملین لیورس تھا اور 1786 تک فرانس کا قومی قرضہ تین ارب لیورس تھا (فرانسیسی سکہ کو لیورس کہتے ہیں)۔ لوئی شانزدہم نے حالات کو بہتر بنانے کے لیے انہیں وزارت مالیہ کے قلم دان سے سرفراز کیا جو معاشی اصلاحات کی وکالت کررہے تھے۔ ٹرگاٹ (Turgot) نیکر (Necker) اور کیالگنے (Calogne) کو یکے بعد دیگر نازک مالی صورت حال کو بہتر بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ مالی بحران بہت شدید تھا اور سطحی اقدامات سے کوئی فرق نہیں پیدا ہوا۔ لوئی شانزدہم کو حکومت چلانے کے لیے مالیہ کی سخت ضرورت تھی۔ چناں چہ اس نے 1789 میں اسٹیٹس جنرل یا فرانس کی پارلیمنٹ کو اس امید پر طلب کیا کہ وہ مطلوبہ مالیہ کی منظوری دے گی لیکن 175 برس کے بعد اسٹیٹس جنرل کی طلبی انقلاب کی سمت ایک قدم ثابت ہوئی۔ قیمتوں میں اضافہ، 1788 کی قحط سالی، پیرس کی آبادی میں اضافہ 1730 اور 1789 کے درمیان انقلاب کا باعث ہوا۔ فرانس میں قیمتوں میں 60 فیصد اضافہ ہوا جب کہ اجرتوں میں صرف 22 فی صد اضافہ ہوا۔ بڑھتی ہوئی غریبی نے انقلاب کا راستہ ہموار کیا۔ 1788 کے قحط اور 1789 کے شدید جاڑے نے عام آدمی کے مصائب و آلام میں اضافہ کیا۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں لوگ دیہاتوں سے پیرس اور دوسرے شہروں میں پناہ لینے لگے۔ پیرس نے انقلاب میں اہم کردار ادا کیا۔

1.2.2.5 امریکی انقلاب کا اثر

امریکہ کی جنگ آزادی (1776-1783) نے جسے امریکی انقلاب سے موسوم کیا جاسکتا ہے۔ فرانسیسی عوام کو ان کے ملک کی آمرانہ حکومت کے خلاف بغاوت کرنے پر ابھارا۔

فرانس نے امریکی نوآبادیوں کی اخلاقی اور مالی مدد کی تاکہ وہ برطانوی سامراجیت کے خلاف لڑسکیں۔ ہفت سالہ جنگ (1756-1763) کے دوران ہندوستان اور کینڈا میں فرانسیسی نوآبادیوں کا خاتمہ ہوگیا تو فرانس نے انتقامی طور پر برطانیہ کے خلاف امریکی نوآبادیوں کی امداد کی۔

La Feytte اور جن دیگر فرانسیسی لوگوں نے امریکہ کی جنگ آزادی میں حصہ لیا تھا انھوں نے فرانس واپس لوٹ کر فرانسیسی عوام میں جوش و ولولہ پیدا کیا تاکہ وہ بور بون آمریت کا تختہ الٹ دیں۔ فرانسیسی انقلاب کے اولین رہنماؤں میں La Feytte تھا جو امریکی انقلاب میں حصہ لے کر فرانس واپس ہوا تھا۔ ایک انقلاب کے لیے جو مواد درکار ہوتا ہے وہ فرانس میں 1789 تک موجود تھا۔ Denis Richards نے کہا کہ " ایک بڑے دھماکہ کے لیے سارا مواد جمع تھا۔ فرسودہ، ناکارہ، دیوالیہ حکومت، دانشوروں کا پیدا کردہ اصلاحات کا تصور، امریکیوں کی کامیاب مثال، ایک کمزور بادشاہ، غیر

ہر دلعزیز ملکہ، وسیع معاشی بحران اور پیرس کا غیر معمولی مایوس کن ہجوم۔ صرف ایک چنگاری 1787 تا 1789 کے حالات کو آگ میں تبدیل کرنے کے لیے کافی تھی۔

1.2.2.6 اسٹیٹس جنرل کی طلبی

1789 کے ابتدائی مہینوں میں اسٹیٹس جنرل کے لیے انتخابات منعقد کرائے گئے۔ اس کا پہلا اجلاس 5 مئی 1789 کو شروع ہوا۔ یہ اجلاس 285 امرا، 308 اہل کلیسا اور تیسرے طبقے کے 621 نمائندوں پر مشتمل تھا۔ ووٹ کے طریقہ کے سلسلہ میں ایک تنازعہ پیدا ہو گیا۔ پہلے دو طبقوں کے نمائندوں نے کہا کہ مروجہ روایت کے مطابق ہر طبقے کو صرف ایک ووٹ کا حق حاصل ہوگا۔ اس کے برخلاف تیسرے طبقے کے اراکین نے مطالبہ کیا کہ ہر طبقے کو ایک ووٹ کے حق کی بجائے ہر فرد کو ایک ووٹ کے استعمال کا حق حاصل ہوگا۔ چوں کہ مسئلہ کو حل نہیں کیا گیا اس لیے تیسرے طبقے کے اراکین اور دو طبقوں کے وہ اراکین جو تیسرے طبقے کے مطالبہ سے ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے ان سب نے اسٹیٹس جنرل کی عمارت سے ملحقہ ٹینس کورٹ میں 20 جون 1789 کو ملاقات کی اور انہوں نے مشہور ٹینس کورٹ کا حلف لیا۔ انہوں نے عہد کیا کہ وہ فرانس کے لیے ایک دستور کے مرتب ہونے تک قومی اسمبلی کو تحلیل نہیں کریں گے۔ بادشاہ کے خلاف تیسرے طبقے کے نمائندوں کی بغاوت انقلاب کی پہلی علامت تھی۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ انقلاب کے سیاسی اسباب کا جائزہ لیجیے۔

____

____

____

____

2۔ وہ فلسفی کون تھے جن کی تعلیمات انقلاب کا سبب بنیں؟ انہوں نے کس طرح انقلاب کے لیے راستہ ہموار کیا؟

____

____

____

____

____

____

____

3۔ انقلاب کے فوری اسباب کیا تھے؟

1.2.3 انقلاب کا سلسلہ

1.2.3.1 باسٹیل کا زوال (14 جولائی 1789)

14 جولائی 1789 میں باسٹیل کے زوال سے فرانسیسی انقلاب کا آغاز ہوا۔ پیرس کے عوام نے قومی اسمبلی کی تائید کی۔ باسٹیل کے قلعہ پر حملہ کیا اور اس کے اندر رہنے والے قیدیوں کو رہا کر دیا۔ باسٹیل فرانسیسی بادشاہوں کی بربریت کی علامت تھا۔ اس کے زوال کا معاصرین نے پرجوش خیر مقدم کیا اور اسے ایک اہم ترین واقعہ سے موسوم کیا۔ بعد ازاں اس یوم کو تعطیل کا اعلان کیا گیا اور اسے ایک قومی دن کا درجہ دیا گیا۔ باربون کے سفید رنگ کے پرچم کی بجائے سرخ سفید اور اودے رنگ پر مشتمل ایک تین رنگی پرچم کو قومی پرچم کی حیثیت سے قبول کیا گیا۔

1.2.3.2 جاگیرداریت کی منسوخی

فرانس میں جولائی 1789 میں کئی مقامات پر جاگیرداروں کے خلاف کسانوں نے شورش کی۔ انھوں نے امرا کے خلاف پرتشدد کاروائیاں کیں اور املاک کو تباہ و برباد کیا۔ ان واقعات کی وجہ سے بہت سے افراد نے ملک چھوڑ دیا۔ (انھیں تارکان وطن کہا جاتا ہے) جاگیرداریت یا کسانوں پر امرا کی بالا دستی کا خاتمہ ہوگیا۔ بعدازاں 4 اگست 1789 کو جاگیرداریت کو قانونی طور پر منسوخ کردیا گیا اور قومی اسمبلی میں امرا نے یکے بعد دیگر اپنے جاگیرداری حقوق اور مراعات کو ترک کردیا۔ غلامی کو منسوخ کردیا گیا۔ عوام کی جانب سے امرا کو ادا کیے جانے والے محصولات کا خاتمہ ہوگیا اور تمام لوگوں کو مساویانہ موقف حاصل ہوگیا۔ یہ ایک بے مثال سماجی انقلاب تھا۔

1.2.3.3 انسان کے حقوق کا اعلان

قومی اسمبلی نے 26 اگسٹ 1789 کو انسانی حقوق کا تاریخی اعلان کیا۔ یہ اعلان برطانیہ کے حقوق کے قانون سے مشابہت رکھتا تھا۔ اس قانون کے تحت فرانسیسی عوام کو آزادی، مساوات اور دوسرے فطری حقوق سے سرفراز کیا گیا۔ اس حقوق کے اعلان نامہ میں مذہبی آزادی، صحافت کی آزادی، ظالمانہ گرفتاری کے طریقہ سے آزادی بھی شامل کی گئی۔ اعلان نامہ کو جدید زمانے کی بشارت سے موسوم کیا گیا۔ وہ 17 دفعات پر مشتمل تھا۔ اس میں یہ کہا گیا کہ "انسان آزاد ہیں، مساوی ہیں اور عوام مقتدر اعلیٰ ہیں"۔

1.2.3.4 خواتین کی ورسلیز کی جانب پیش قدمی

پیرس کے عوام یہ افواہیں سن کر آگ بگولہ ہوگئے کہ ملکہ، کچھ امرا اور بادشاہ انقلاب کے خلاف سازش کررہے ہیں روٹی اور دوسری اشیائے مایحتاج کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے بادشاہ اور ملکہ کے خلاف عوام کی برہمی میں اضافہ ہوگیا۔ 5 اکٹوبر 1789 کو ہزارہا خواتین نے پیرس سے ورسلیز کے شاہی محل کی جانب پیش قدمی کی۔ سینکڑوں مرد بھی خواتین کے اس جلوس میں شامل ہوگئے۔ انہوں نے بادشاہ، ملکہ اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو ورسلیز کے محل کو چھوڑ کر عوام کے درمیان پیرس کے Tuileries کے محل میں قیام کرنے پر مجبور کردیا۔ چنانچہ 6 اکٹوبر 1789 کو بادشاہ عوام کا قیدی بن گیا۔ چند دنوں کے بعد قومی اسمبلی کو بھی پیرس منتقل کردیا گیا۔

1.2.3.5 دستور سازی

قومی اسمبلی کا مرتب کردہ پہلا دستور 1791ء میں نافذ العمل ہوا۔ دستور نے دستوری بادشاہت کے نظام کو پیش کیا۔اسکے مطابق بادشاہ کو محدود اختیارات حاصل ہوں گے۔ مقننہ دو ایوانی ہوگی۔ اختیارات کی علاحدگی کے اصول کو اپنایا گیا جہاں مقننہ اور عاملہ کے درمیان کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھا گیا۔ ججوں کے انتخاب کے طریقے کو روشناس کیا گیا اور فوجداری مقدمات میں جیوری کو متعارف کیا گیا۔ ایک انتہائی مرتکز ریاست کو ایک غیر مرتکز ریاست میں تبدیل کیا گیا۔ صوبوں کی جگہ محکموں کو رکھا گیا اور انہیں مزید Arrondisments اور Cantons میں منقسم کیا گیا۔

1.2.3.6 کلیسا کا قومیانہ

فرانس کے دستور نے اعلان کیا کہ ملک میں اہل کلیسا کو منتخب کیا جائے گا اور وہ اپنی تنخواہیں پوپ کی بجائے حکومت سے حاصل کریں گے۔ کلیسا کی جائیداد کو ریاست کی ملکیت قرار دیا گیا۔ ان تمام اقدامات کی وجہ سے اہل کلیسا میں پھوٹ پڑگئی اور پوپ نے ان اقدامات کی مخالفت کی۔ اس کی وجہ سے فرانسیسی قوم پرستوں اور پوپ کے درمیان ایک طویل عرصے تک تصادم جاری رہا۔

1.2.3.7 بادشاہ کا وارنس (Varennes) کی جانب فرار ہونا

دستور کی رو سے لوئی شانزدہم کے سارے اختیارات ختم ہوچکے تھے۔ اسی لیے اس نے آسٹریا کو فرار ہونے کا فیصلہ کیا۔ وہ غیر ملکی سرزمین سے غیر ملکیوں کی مدد کے ساتھ انقلابیوں کے خلاف جنگ کرنا چاہتا تھا۔ لوئی شانزدہم اور اس کی ملکہ میری انٹونیٹ بھیس بدل کر 20 جون 1791 کی رات کو محل سے نکل پڑے تاکہ فرانس سے بھاگ جائیں لیکن سرحد کے قریب ایک چھوٹے سے دیہات ویرینس میں انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ انہیں ذلت کے ساتھ پیرس لایا گیا۔ لوئی شانزدہم کے فرار ہونے کی کوشش کی وجہ سے فرانس میں جمہوریہ پارٹی کا جنم ہوا۔ اس وقت تک پکے انقلابیوں نے بھی بادشاہت

کے خاتمہ کے بارے میں نہیں سوچا تھا لیکن بادشاہ کے ملک سے فرار ہونے کی کوشش کی وجہ سے بعض انقلابی جمہوریت پسند بن گئے۔

1.2.3.8 سیاسی کلبوں کا عروج

فرانس میں 1791ء کے انقلاب کے بعد سے تین اہم سیاسی کلبوں کا قیام عمل میں آیا۔ ان سب میں بااثر کلب "جیکوبن" کا تھا۔ اس کا مستقر پیرس میں تھا اور اس کی شاخیں ملک کے کئی حصوں میں موجود تھیں۔ اس کا عظیم رہنما روبرسپیر (Roberspierre) تھا وہ ایک جمہوریت پسند رہنما تھا اور ری پبلیکن (Republican) طرز حکومت کا مخالف تھا۔ دوسرا کلب جسے کورڈلیر (Cordelier) کہا جاتا تھا جیکوبن سے زیادہ انقلابی تھا لیکن اس کا اثر پیرس کی حد تک محدود تھا۔ عظیم قانون داں اور زبردست مقرر ڈانٹن اس کا اہم رہنما تھا۔ تیسرے کلب کے اراکین کو گیرونڈسٹس (Girondists) کے نام سے موسوم کیا گیا۔ انہیں اس لیے گیرونڈسٹس (Girondists) کہا جاتا تھا کہ اس کے بہت سے قائدین جیسے ورجینیڈ (Virginiaud)، اسنارڈ (Isnard) اور بوزوٹ (Buzot) کا تعلق فرانس کے جنوبی مغربی علاقہ سے تھا جسے گیرونڈ (Gironde) کہا جاتا تھا۔ گیرونڈسٹس (Girondists) بہت جذباتی لوگ تھے۔ ان کی قائد ایک خاتون روڈانڈ (Rodand) تھی۔

1.2.3.9 انقلابی جنگیں

فرانس کو انقلاب کے دوران بیرونی ممالک جیسے آسٹریا اور پرشیا سے جنگ کرنی پڑی۔ آسٹریا کا بادشاہ فرانسس دوم جو ملکہ میری انٹونیٹ کا بھائی تھا اپنے بہنوئی لوئی شانزدہم کے انجام سے بہت متفکر تھا فرانس کے ان امراء جو آسٹریا میں پناہ لئے ہوئے تھے آسٹریا کے بادشاہ کو فرانسیسی انقلاب کے خلاف اقدام کرنے پر اکسایا۔ جب آسٹریا اور پرشیا انقلاب کے دشمن بن گئے تو اس وقت فرانس کے انقلابیوں نے لوئی شانزدہم کو ان دو ممالک کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے لیے مجبور کیا۔ جنگ کا اعلان 20 اپریل 1752 کو کیا گیا۔ وہ جنگ 23 سال تک جاری رہی اور 1815 کی واٹرلو کی جنگ نپولین کی شکست پر اختتام کو پہنچی۔ اس جنگ کا انقلاب پر بہت گہرا اثر مرتب ہوا۔ اس سے انقلاب کا رخ پلٹ گیا۔ اس جنگ کی وجہ سے بادشاہ کو سولی دی گئی۔ جمہوریہ قائم کیا گیا اور فرانس میں دہشت کا راج پھیل گیا۔ جنگ کا آغاز فرانس کے لیے تباہ کن ثابت ہوا۔ دشمن کی فوجوں نے Verdun پر قبضہ کرلیا اور پیرس میں داخل ہونے کے قریب تھیں۔ فرانس کی جنگ میں ہزیمت کی وجہ سے عوام کے غم و غصے میں اضافہ ہوگیا۔

پیرس کے عوام جنگ میں لوئی شانزدہم کے رول پر شک کرنے لگے۔ انہیں محسوس ہوا کہ بادشاہ اپنے ملک کے ساتھ دھوکا اور فریب کررہا ہے۔ انہوں نے اس کے محل پر حملہ کردیا۔ جس کی وجہ سے وہ قانون ساز اسمبلی میں پناہ لینے پر مجبور ہوگیا۔ حالات تیزی کے ساتھ بدلتے چلے گئے۔ بادشاہت کو معطل کردیا گیا اور قانون ساز اسمبلی نے جو 1791 کے دستور کی دین تھی اور جس کی دو سالہ معیاد صرف آدھی مکمل ہوئی تھی حق رائے دہی کی اساس پر فرانس میں نئے انتخابات کے انعقاد کا حکم نافذ کیا تاکہ قومی کنونشن کے ذریعہ سے ملک کے لیے ایک نیا دستور مرتب کیا جائے۔

1.2.3.10 سپٹمبر کا قتل عام

انقلابیوں کو اندیشہ ہونے لگا کہ ملک میں حملہ آور غیر ملکیوں کی مدد سے کہیں مخالف انقلابی کامیابی حاصل نہ کرلیں۔ اس خوف سے انقلابیوں نے ان ایک ہزار سے زائد مرد و زن کو پیرس میں بے دردی کے ساتھ ہلاک کردیا جن پر انقلاب کی مخالفت کرنے کا شبہ تھا۔ یہ قتل عام جو 2 اور 6 سپٹمبر 1792 کے درمیان میں ہوا اسے سپٹمبر کے قتل عام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس قتل عام کو مارٹ کی قیادت میں پیرس کی کمیون (Commune) نے منظم کیا تھا۔ اس قتل عام سے تشدد اور خونریزی میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے انقلاب کی توقیر پر حرف آیا۔

1.2.3.11 بادشاہت کی منسوخی اور لوئی شانزدہم کو پھانسی

قومی کنونشن کا 20 سپٹمبر 1792 کو انعقاد عمل میں آیا۔ اس کا پہلا اقدام فرانس میں بادشاہت کی تنسیخ تھا۔ کنونشن نے 21 سپٹمبر 1792 کو مقننہ کے لئے فرانس سے بادشاہ کی منسوخی کے لیے ووٹ دیا۔ اس طرح فرانس میں پہلی جمہوریہ قائم کی گئی۔ اس کے بعد کنونشن نے لوئی شانزدہم کی پھانسی کے تعلق سے ووٹ دیا۔ اس سلسلہ میں گیرونڈسٹس (Girondists) اور جیکوبن میں اختلاف رائے تھا۔

گیرونڈسٹس (Girondists) نے بادشاہ کے لیے کم شدید نوعیت کی سزا کا مطالبہ کیا۔ چوں کہ اکثریت نے پھانسی کے حق میں ووٹ دیا تھا اس لیے لوئی شانزدہم کو 21 جون 1792 کو اتوار کے دن پھانسی دے دی گی۔

1.2.3.12 دہشت کا راج (1793 تا 1794)

قومی کنونشن نے انقلاب کو خارجی اور داخلی خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے عوامی سلامتی کی ایک کمیٹی عام سلامتی کے لیے ایک کمیشن اور ایک انقلابی عدالت قائم کی۔ عوامی سلامتی کی کمیٹی بارہ (12) اراکین پر مشتمل تھی۔ وہ عاملانہ اختیارات کی حامل تھی اور اس نے فرانس پر حکومت کی۔ کمیٹی بہت زیادہ طاقت ور بن گئی۔ داخلی اور خارجی خطرات سے ملک کی سلامتی کو محفوظ رکھنے کے لیے عام سلامتی کا کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ انقلابی عدالت کا مقصد ان افراد پر مقدمہ چلاکر سزائیں دینا تھا جن پر غداری اور ملک کے خلاف دوسرے جرائم میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہو۔

قومی کنونشن کی جانب سے تشکیل کردہ تین تنظیموں میں عوامی سلامتی کی کمیٹی بہت زیادہ طاقت ور تھی۔ چنانچہ دو تنظیمیں اس کی سرکردگی میں کام کررہی تھیں۔ روبسپیری (Robespierre) عوامی سلامتی کمیٹی کا اہم ترین رکن تھا اور اس کی رہنمائی میں کمیٹی نے 1793 سے لے کر 1794 تک خوب دہشت و بربریت پھیلائی۔ عوامی سلامتی کمیٹی کی جانب سے ملکہ میری انٹونیٹ، آزادی سے محبت کرنے والے محب وطن رولینڈ اور بہت سے Girondists پھانسی پر چڑھادئے گئے۔ کیوں کہ وہ جیکوبنی پارٹی کے حریف تھے اور روبسپیری (Robespierre) کا تعلق جیکوبنی پارٹی سے تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے دوسرے افراد کو بھی انقلاب کا دشمن سمجھا گیا، ان کی وفاداریوں پر شک کیا گیا اور انہیں بھی سولی دی گی۔

پھانسی کی سزا پاتے وقت رولینڈ نے کہا "اے آزادی ۔ تیرے نام پرنتے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے ۔" اس فقرہ سے عوام کے رد عمل کا پتہ چلتا ہے جو انتہا پسندوں کی جانب سے انقلاب کے نام پر کی جانے والی دہشت و بربریت کے خلاف تھا ۔ جب ملک کے اندر دہشت کا بول بالا تھا تو اس وقت سرحدوں پر فرانسیسی فوجیں کارناٹ کی سرکردگی میں یورپی ممالک کی مخلوط حملہ آور فوجوں کو شکست دے رہی تھیں ۔ سرحدوں پر فوجی کامیابیوں کی وجہ سے عوامی سلامتی کمیٹی کی جراتیں اور بڑھ گئیں اور اس نے بغیر کسی افسوس یا رنج و ملال کے اپنی داخلی دہشت پسند سرگرمیوں کو جاری رکھا ۔ ڈانٹن اور اس کے رفیقوں نے اعتدال پسندی کی صلاح دی تو انہیں بھی روبسپیری (Robespierre) نے پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا ۔ بالآخر قومی کنونشن نے جولائی 1794 میں جرات سے کام لیتے ہوئے روبسپیری (Robespierre) کو اقتدار سے بے دخل کر دیا ۔ جس شخص نے ہزاروں افراد کو پھانسی دی تھی خود اس نے بھی پھانسی کی سزا پائی ۔

1.2.3.1.3 کنونشن کی اصلاحات

قومی کنونشن نے جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے خارجی دشمنوں کے خلاف کارروائی کی اور داخلی مخالفت کو کچلنے کے اقدامات کیے ۔ اس کے علاوہ کئی اصلاحات بھی نافذ کیں ۔ اوزان و پیمائش کا اعشاریہ نظام نافذ کیا گیا ۔ جسے بعد میں کئی ممالک نے اپنایا ۔ قومی تعلیم پر زیادہ توجہ دی گئی ۔ قومی آرٹ ، گیلری ، قومی دارالمطالعہ اور نیشنل آرکائیوز قائم کیا گیا ۔ تمام قسم کے خطابات کو منسوخ کر دیا گیا اور ہر فرد کو شہری کے نام سے مخاطب کیا جانے لگا ۔ 22 ستمبر 1792 کو فرانسیسی جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا تھا ۔ چنانچہ اس تاریخ کی مناسبت سے ایک نئے کلینڈر (تقویم) کو نافذ کیا گیا ۔

1.2.3.1.3.1 مذہب

ابتداء میں کنونشن نے مذہب کو ریاست کی نگرانی میں لانے کی کوشش کی لیکن روبسپیری (Robespierre) کی موت کے بعد ، قومی کنونشن نے مذہب کو ایک شخصی معاملہ قرار دیا اور ریاست کو مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے سے باز رکھا ۔ تمام مذاہب کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا جانے لگا ۔ رواداری ریاست کی پالیسی بن گئی ۔

1.2.3.1.3.2 جدید دستور

قومی کنونشن نے 1795 میں فرانس کے لیے ایک نیا دستور مرتب کیا ۔ اس دستور کو تیسرے سال کے دستور سے موسوم کیا گیا کیوں کہ فرانسیسی جمہوریہ کے قیام کے بعد 1795 تک تین سال ہو گئے تھے ۔

نئے دستور نے حق بالغ رائے دہی کے اصول کو ترک کر دیا اور جائیداد کی اساس پر ووٹ کا حق منظور کیا ۔ جدید دستور کی رو سے دو ایوانی مجلس مقننہ کا قیام عمل میں آیا ۔ ایک ایوان کو بزرگوں کی کونسل (Council of Elders) سے موسوم کیا گیا جس میں اراکین کی تعداد 250 اور ان کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوگی ۔ دوسرے ایوان کو کونسل کہا گیا اس کی تعداد 500 اراکین پر مشتمل ہوگی ۔ دستور نے حکومت کی عاملانہ شاخ کی حیثیت سے ایک ڈائرکٹری (نظام اعلی) کے

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. IMC LIBRARY

تصور کو پیش کیا۔ اس کے اراکین کی تعداد پانچ اور ان کی عمریں چالیس برس سے زیادہ مقرر کی گئیں۔ اس ڈائرکٹری کے پہلے پانچ اراکین میں Carnot، Letournier، Larl Velliere، Lepcaue Rawbell اور Barras تھے۔

نئے دستور کو سوائے پیرس کے ملک کے تمام باشندوں کی توثیق حاصل ہوئی۔ پیرس میں دولت مند افراد اور شاہ پرستوں کی جانب سے دستور کی زبردست مخالفت کی گئی۔ اس نئے دستور کے تحفظ کے لیے Barras نے ایک پچیس سالہ نوجوان فوجی عہدہ دار نپولین بونا پارٹ کی مدد حاصل کی۔

1795 اور 1799 کے دوران اور ڈائرکٹری کے دور میں ملک میں امن و امان برقرار نہیں رہا۔ ڈائرکٹر غیر کارکرد اور رہزن ثابت ہوئے۔ ملک میں لاقانونیت اور افراتفری بڑھتی چلی گئی۔ حکومت کا مالی موقف بھی خطرناک ہوگیا۔ یہ حالات ایک آمر کے ظہور کے لیے ساز گار تھے۔ چناں چہ نپولین نے آگے بڑھ کر 1799 میں ڈائرکٹری کو کالعدم قرار دیا۔ بہر حال 1799 تک تاریخ کا پہیہ (Wheel) بوربون آمریت سے نپولین کی آمریت تک گردش کرچکا تھا۔ نپولین بونا پارٹ کے عروج کی داستان کو آنے والے اسباق میں بیان کیا جائے گا۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

4۔ 14 جولائی 1789 کی کیا اہمیت ہے ؟

5۔ خواتین نے ورسلیز کی جانب کب پیش قدمی کی ؟

6۔ بادشاہ کی فرانس سے فرار ہونے کی کوشش سے کیا نتائج برآمد ہوئے ؟

7۔ گیرونڈسٹس (Girondists) اور جیکوبن (Jacobins) کون تھے ؟

8۔ دہشت کے راج کے بارے میں مختصر طور پر بیان کیجیے۔

.____

.____

.____

.____

.____

.____

1.2.4 فرانسیسی انقلاب کے نتائج

فرانسیسی انقلاب نے زندگی کے تمام شعبوں یں کئی تبدیلیاں پیدا کیں۔ اس سے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ William Doyle نے کہا کہ انقلاب کا عکس پوری انیسویں صدی اور اس کے آگے تک پڑا۔

1.2.4.1 سیاسی

فرانسیسی انقلاب سیاسی میدان میں کئی یورپی مملک کی آمریت کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوا۔ فرانس میں بور بون آمریت کا صفایا ہوگیا اور ایک جمہوریہ قائم کی گئی۔ اگرچہ انقلاب کے دوران بعد میں وقوع پذیر ہونے والے حالات کی وجہ سے ملک میں ایک جمہوریت قائم نہیں کی جاسکی لیکن انسان کے حقوق کے اعلان، ملک کے لیے دستور کی تیاری اور آزادی کے تصور کو دی جانے والی اہمیت سے فرانس میں جمہوریت کی تخم ریزی کی گئی۔ فرانسیسی انقلاب نے شاہی آمریت کو منہدم کردیا۔ اس کی وجہ سے پڑوسی ممالک کے عوام کو حوصلہ ملا اور انہوں نے بھی ان کے بادشاہوں کی مطلق العنانیت کے خلاف بغاوت کا پرچم بلند کردیا۔ فرانسیسی انقلاب کا ایک اہم نتیجہ یہ بھی نکلا کہ شاہی مرضی کے برعکس عوام کے مقتدر اعلی اور عوام کی مرضی کے اصول کو قبول کیا گیا۔

1.2.4.1.2 قومیت کا عروج

یہ کہا جاتا ہے کہ "قومیت فرانسیسی انقلاب کے آتش فشاں لاوے سے پیدا ہوئی" فرانسیسی عوام نے انقلاب کے دوران فرانس پر حملہ آور ہونے والے ممالک جیسے آسٹریا، پرشیا اور دوسرے ممالک کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس سے فرانسیسی عوام میں حب الوطنی کے احساسات فروغ پائے۔ فرانسیسی انقلاب نے قومی شعور و آگہی کے احساسات کو تقویت بخشی۔

1.2.4.2 معاشی

آزادی، مساوات اور اخوت فرانسیسی انقلاب کے نظریات تھے۔ اگرچہ انقلاب کے دوران آزادی اور اخوت کو حاصل نہیں کیا گیا لیکن بڑی حد تک مساوات کو حاصل کیا گیا۔ جاگیرداریت کا خاتمہ کردیا گیا۔ تمام خطابات کو منسوخ کردیا گیا۔ عدالتوں میں تمام افراد کے ساتھ یکساں سلوک کیا جانے لگا۔ تمام امرا اور کلیسا کی ملکیت کی ضبطی سے معاشی مساوات کی راہیں ہموار ہوئیں۔ غلامی کو منسوخ کرنے کی وجہ سے انسانی عظمت میں اضافہ ہوا۔ تاہم حاصل شدہ مساوات محدود تھیں۔ کیوں کہ مرد و زن کے درمیان مساوات قائم نہیں کی گئی۔ رائے دہی کا حق ملکیت کی بنیاد پر دیا گیا۔

1.2.4.3 کلیسا ریاست کا ماتحت بن گیا

انقلاب کے دوران کلیسا اور ریاست دونوں متصادم رہے لیکن بالآخر دونوں نے محسوس کیا کہ ایک دوسرے کے امور میں مداخلت بیکار ہے۔ چناں چہ تصادم کا خاتمہ ہوا۔ اس سے مذہبی رواداری کا دور شروع ہوا۔

1.2.4.4 انسان کی طرز فکر میں تبدیلی

فرانسیسی انقلاب نے انسانوں کے سوچنے سمجھنے کے انداز کو تبدیل کیا عقیدہ اور اوہام پرستی کی بجائے معقولیت پسندی کو اہمیت حاصل ہوئی۔ فرانسیسی انقلاب کی وجہ سے عبوری اور مستقل نوعیت کے فوائد حاصل ہوئے۔ انقلاب کے مستقل فایدوں میں مساوات، مناسب محصول، جاگیرداریت کی تنسیخ، نظم و نسق کی اصلاحات، تعلیمی ترقی، کلیسا کا ریاست کی ماتحتی میں آجانا، متوسط طبقہ کی حکومت کے کاروبار میں وسیع پیمانے پر شرکت شامل ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

9۔ فرانسیسی انقلاب نے کس طرح قومیت کے احساسات کو فروغ دیا؟

.______________________________

.______________________________

.______________________________

.______________________________

.______________________________

.______________________________

.______________________________

10۔ انقلاب کے دو معاشی نتائج بیان کیجیے۔

•____

•____

•____

•____

•____

•____

1.3 نپولین بونا پارٹ (1769۔1815 عیسوی)

1.3.1 کیریر

نپولین بونا پارٹ انقلاب کی دین تھا لیکن اس نے انقلاب کو نیست و نابود کیا۔ وہ اس وقت فرانس میں برسر اقتدار آیا جب ڈائرکٹری عوام کی تمناؤں اور آرزوں کی تکمیل نہیں کرسکی۔ نپولین بونا پارٹ کو سکندر اعظم اور جولیس سیزر کا جدید پیکر کہا جاتا ہے۔ وہ کارسیکا کے جزیرے میں اجاشیو (Ajaccio) کے مقام پر 1769 میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ چارلس بونا پارٹ پیشہ کے اعتبار سے ایک وکیل تھا اور اس کی ماں (Laetritia Ramoliso) غیر معمولی قوت ارادی اور بے پناہ صلاحیتوں کی حامل خاتون تھی۔

فرانس میں فوجی ملازمت کا مستقبل شاندار تھا۔ اس لیے نپولین برے نے (Brienne) اور پیرس کے فوجی مدارس میں تعلیم مکمل کرکے فوج میں بھرتی ہوگیا۔ نپولین کو طالب علمی کے زمانے میں تاریخ، جغرافیہ اور حساب سے بے حد دلچسپی تھی۔ توپ خانہ کی شاخ میں لفٹیننٹ دوم کے عہدہ پر 16 برس کی عمر میں فائز ہونے کے بعد وہ 1793 میں اس وقت منظر عام پر آیا جب اس نے Toulan کے مقام پر فرانسیسی بحرہ روم کے بحری اڈہ کو برطانیہ کے قبضہ سے دوبارہ حاصل کرلیا۔ دوسری دفعہ 1795 میں اسے شہرت حاصل ہوئی جب Barras نے اس سے پیرس کے ہجوم سے قومی کنونشن کی مدافعت کرنے کی مدد مانگی۔ نپولین نے پیرس کے مشتعل ہجوم پر قابو پالیا تو قومی کنونشن نے اس کی بہت تعریف کی۔ اور اسے اطالیہ میں آسٹریا کے خلاف لڑنے کے لیے فرانسیسی فوج کے کمانڈر کی حیثیت سے مامور کیا گیا۔ اطالیہ میں فرانسیسی فوجوں کا کمانڈر بننے سے دو دن قبل اس نے ایک بیوہ خاتون Josephine Beuharnis سے شادی کی۔ وہ خاتون عمر میں نپولین سے 6 برس کی بڑی تھی۔ نپولین نے اطالیہ میں زبردست کامیابیاں حاصل کیں اور اس کا نام فرانسیسی عوام کے لبوں پر آگیا۔ نپولین کی 1796 اور 1997 کے درمیان اٹلی کی فوجی مہمات کو ان لفظوں میں بیان کیا جاسکتا ہے کہ "وہ آیا، وہ دیکھا اور اس نے فتح کرلیا۔"

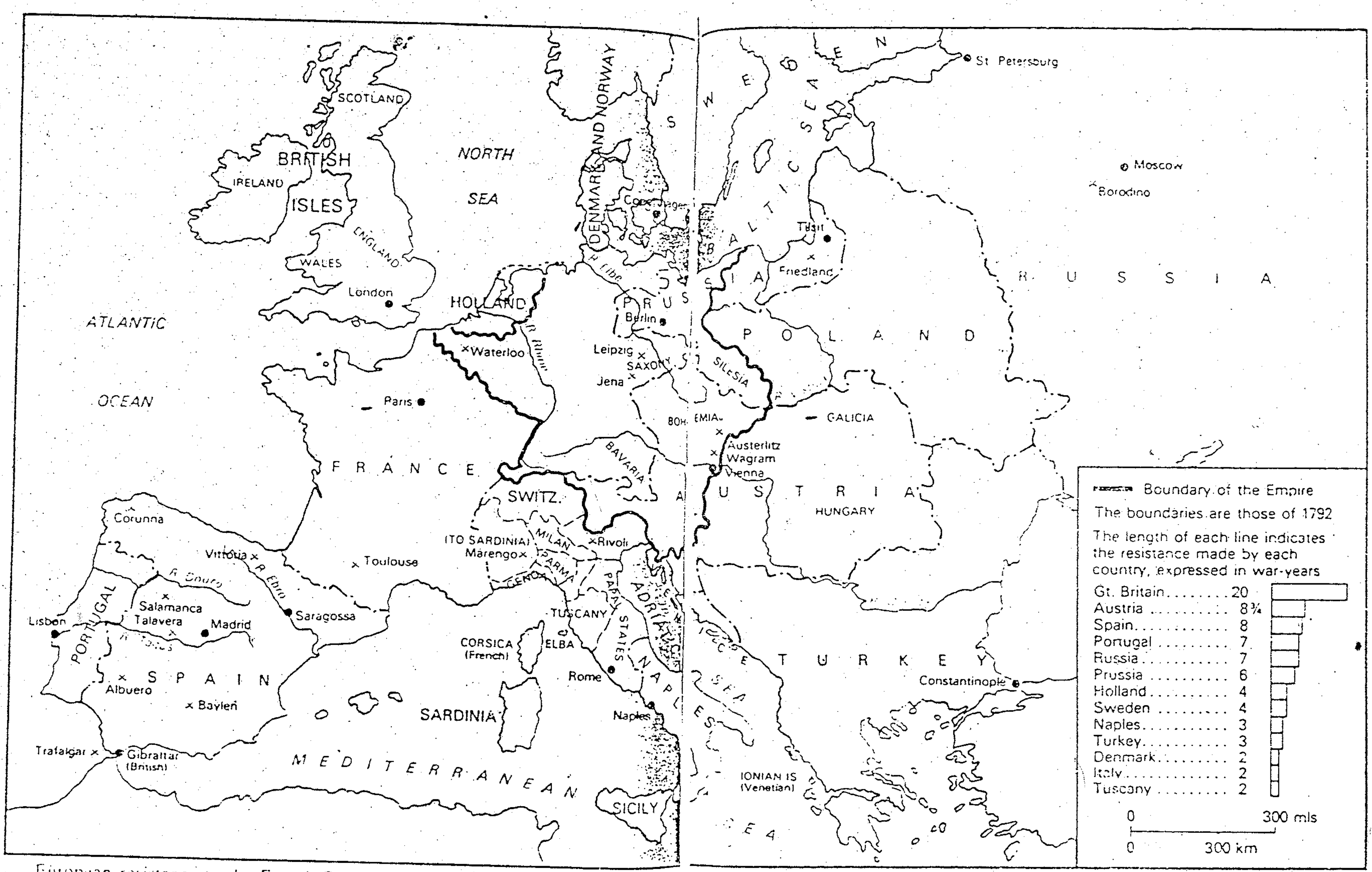

European resistance to the French Revolution and Napoleon

1.3.2 انقلاب (10 نومبر 1779)

نپولین حکومت میں انقلاب برپا کرکے برسر اقتدار آیا۔ D'etat ایک فرانسیسی لفظ ہے جس کا مفہوم طاقت کے ذریعہ اقتدار کا حصول ہے ۔ بونا پارٹ ، ایک ڈائرکٹری کے رکن (Abbe Siyes) اور چند دوسرے افراد نے غیر ہر دلعزیز اور بدنام حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی ۔ نپولین بونا پارٹ اپنے فوجی دستوں کے ساتھ 10 نومبر 1779 کو پیرس سے کئی میل دور واقع سینٹ کلاوڈ کو روانہ ہوا جہاں بزرگوں کی کونسل اور 500 اراکین کی کونسل منعقد ہورہی تھی ۔ نپولین اپنے چار سپاہیوں کے ساتھ ہال میں داخل ہوا ۔ جہاں کونسل کے اراکین کا اجلاس چل رہا تھا ۔ نپولین نے چند لمحوں تک غیر مربوط تقریر کی ۔ جلد ہی اراکین نے چیخ و پکار کی اور اسے جسمانی طور پر وہاں سے باہر نکال دیا گیا ۔ ایسا محسوس ہونے لگا کہ نپولین کا منصوبہ ناکام ہوگیا لیکن نپولین کے بھائی Lucien Bonparte نے جو 500 اراکین کی کونسل کا صدر تھا نپولین کی مدد کرنے کے لیے انتہائی ہوشیاری کے ساتھ کام کیا ۔ لوسین اسمبلی کے باہر آیا اور اس نے باہر انتظار کرنے والے فوجی دستوں سے کہا کہ چند چور اچکے کونسل کے چند اراکین کے قتل کے ارادے سے اسمبلی کے ہال میں داخل ہوچکے ہیں ۔ لوسین نے ان سے انتہائی غمگین لہجہ میں اپیل کی کہ وہ کونسل کے اراکین کی جان بچانے کے لیے ہال میں داخل ہوں ۔ جب فوجی دستے ہال میں داخل ہوئے تو کونسل کے 500 اراکین اور بزرگوں کی کونسل کے اراکین کھڑکیوں سے بھاگ گئے ۔ فی الفور ایسے اراکین نے جو سازش کرنے والوں کی تائید کررہے تھے اجلاس منعقد کیا اور ڈائرکٹری کو منسوخ کردیا ۔ انہوں نے ڈائرکٹری کی جگہ تین قونصلوں کا تقرر کیا ۔ تاکہ وہ حکومت کے فرائض منصبی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں ۔ Ducos ، Abbe Siyes اور نپولین بونا پارٹ تین قونصل کی حیثیت سے مامور کیے گئے ۔ اس طرح نپولین نے سازش کے ذریعہ سیول اقتدار حاصل کرلیا ۔ نپولین کے اس انقلاب کو عوامی مقبولیت حاصل ہوئی اور سابقہ ڈائرکٹری کے اراکین کی حمایت ختم ہوگئی ۔

1.3.3.1 نپولین کی اصلاحات

انقلاب کے بعد سے 1799 کا چوتھا دستور نپولین کی ذہنی پیداوار تھا ۔ اسے جمہوری حکومت کے فریب کو برقرار رکھنے کے لیے مرتب کیا گیا تھا ۔ جملہ تین قونصل مامور کیے گئے اور نپولین کو پہلا قونصل قرار دیا گیا

1799 سے نپولین فرانس کا پہلا آمر بن گیا ۔ نپولین نے پہلے قونصل کی حیثیت سے انقلاب سے قبل کی انتظامی مرکزیت کو بحال کیا ۔ ہر محکمہ کی نگرانی ایک نائب کے ذمہ کی گئی ۔ میئر (Mayor) کمیون کا نگران کار تھا ۔ چوں کہ مرکزی حکومت نے نائب اور میئر کا اپنے نمائندوں کی حیثیت سے تقرر کیا تھا اس لئے شہریوں کو مقامی معاملات کی یکسوئی کرنے کا کوئی حق نہیں رہا ۔ نپولین کا 1799 سے 1804 تک (بہ حیثیت قونصل) کا دور یادگار رہا ۔ اس نے کئی اہم اصلاحات نافذ کیں ۔ اس نے سب سے پہلے ملک میں پھیلی ہوئی لاقانونیت اور انتشار کے خاتمہ کے لئے اقدامات کئے ۔ جن مقامات پر امن وامان نہیں تھا وہاں اس نے فوجی دستوں کو روانہ کیا اور حکومت کے اقتدار کو بحال کیا ۔ محصولات کے نظام کی اصطلاح کی گئی اور قومی آمدنی میں اضافہ کیا گیا ۔ فرانسیسی بینک قائم کیا گیا جو آج تک موجود ہے ۔

1.3.3.2 فوجی دستہ کا اعزاز (1802 عیسوی)

وہ افراد جنھوں نے ریاست کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں ان کے لیے 1802 میں فوجی دستہ کا اعزاز روشناس کیا گیا۔ بعض لوگوں نے اس اعزاز کی مخالفت کی کیوں کہ انھوں نے اسے غیر جمہوری اور مساوات کے اصول کے خلاف قرار دیا لیکن نپولین نے اسے برقرار رکھا' اس کی مدافعت کی اور اسے صلاحیتوں کے لئے اعزاز سے موسوم کیا۔ نپولین نے فوجی دستہ کے اعزاز کو صرف فوجی عہدہ داروں کو عطا کیا حالانکہ یہ ان افراد کے لیے بھی تھا جنھوں نے سیاسیات ،سیول سروس، مقامی حکومت، اور آرٹس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔

1.3.3.3 تعلیم

نپولین نے تعلیمی میدان میں بھی دلچسپی کا اظہار کیا۔ ملک کے تمام مدارس کو ایک قومی تعلیمی بورڈ اور یونیورسٹی کے تحت کیا گیا۔ ایک تعلیمی ادارہ Lycee قایم کیا گیا جس میں ہائی اسکول کے آخری دو سال اور کالج کے پہلے دو سال کے کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ کئی پیشہ وارانہ مدارس قایم کیے گیے۔ نپولین خواتین کی تعلیم کے حق میں نہیں تھا۔

1.3.3.4 نپولین کا قانون

نپولین کی تمام اصلاحات میں اس کا قانون سب سے زیادہ اہم اور مستقل نوعیت کا ثابت ہوا۔ نپولین نے خود سینٹ ہیلانا (Helana) (جہاں اسے قیدی کی حیثیت سے رکھا گیا تھا) میں کہا کہ "میری حقیقی شان و شوکت چالیس جنگوں کی کامیابی میں مضمر نہیں ہے۔ سب سے اہم میرا سیول قانون ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا اور جسے کوئی بھی مٹا نہیں سکتا"۔ فرانس کے کئی قوانین کو باقاعدگی کے ساتھ مرتب کیا گیا اور اس قانون میں شامل کیا گیا۔ اس قانون میں مساوات کے اصول کو برقرار رکھا گیا۔ نپولین کا قانون یورپ کے کئی ممالک اور جنوبی امریکہ کے لیے صدیوں تک امید کی کرن ثابت ہوا۔

1.3.3.5 معاہدہ اتحاد (1801ء)

نپولین اور پوپ کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو Concordat کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس پر 1801 میں دستخط کی گئی۔ یہ معاہدہ نپولین کی فراست اور تدبر کی شاندار مثال تھا۔ اس معاہدہ سے ملک کا رومن کیتھولک طبقہ خوش ہوگیا اور انقلاب کے بعد پیدا ہونے والے مذہبی اختلافات کی یکسوئی کی گئی۔ رومن کیتھولک مذہب کو عوام کی اکثریت کا مذہب قرار دیا گیا۔ پوپ نے حکومت کی جانب سے پادریوں کا تقرر کیے جانے کے اصول سے اتفاق کیا۔ لیکن ان پادریوں کی مذہبی رسومات پوپ کی جانب سے انجام دی جائے گی۔ انقلابیوں نے انقلاب کے دوران کلیسا کی ملکیت کو ضبط کرلیا تھا۔ اس نقصان کو پوپ نے تسلیم کرلیا۔ اس اقدام سے وہ لوگ خوش ہوگئے جو کلیسا کی ضبط شدہ جائیداد سے استفادہ کررہے تھے۔

IMC LIBRARY

1.3.4 نپولین کا شہنشاہ بن جانا (1804)

نپولین 1802 میں دس سال کے لیے قونصل بنا اوز بعد میں ساری زندگی کے لیے قونصل بن گیا۔ آگے وہ شہنشاہ بننے کا اقدام کرنا چاہتا تھا۔ سینیٹ (SENATE) نے 1804 میں ایک نیا دستور منظور کیا جس کی رو سے وہ فرانس کا شہنشاہ بن گیا۔ اسے استصواب عامہ میں فرانسیسی عوام نے اکثریت سے منظور کردیا۔ پیرس میں شاندار پیمانے پر جشن تاج پوشی منعقد کیا گیا اور پوپ نے نپولین کو شہنشاہ بنانے کی رسم انجام دی۔ نپولین نے ایک دفعہ کہا تھا کہ "میں نے فرانس کے تاج کو زمین پر پڑا دیکھا اور اسے اپنی تلوار سے اٹھالیا"۔ اس فقرہ سے ہمیں نپولین کے عروج کا پتہ چلتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

11۔ نپولین بونا پارٹ کس طرح برسر اقتدار آیا؟

____

____

12۔ فوجی دستہ کا اعزاز کیا تھا؟

____

____

____

13۔ نپولین کی شہنشاہ کی حیثیت سے کب تاج پوشی کی گئی؟

____

1.3.5 نپولین کی فتوحات

نپولین نے سیاسی اقتدار کے حصول سے پہلے 97-1796 کی اطالوی مہمات میں ایک فوجی قائد کی حیثیت سے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ اپنی شاطرانہ فوجی حکمت عملی کے ذریعہ سے اس نے آسٹریا اور سارڈینیا کی کثیر فوجوں کو شکست دی اور آسٹریا سے 1791 میں Campo - Formio کا معاہدہ کیا۔ وہ معاہدہ فرانس کے حق میں تھا اور نپولین کی سفارتی صلاحیتوں کا مظہر تھا۔ اس نے 1798 میں مصر میں برطانیہ کے خلاف ایک فوجی مہم کی رہنمائی کی لیکن برطانوی بحریہ فرانسیسی فوجی طاقت سے بھی زیادہ برتر ثابت ہوا اور نپولین ہوشیاری کے ساتھ پیرس کو واپس ہوگیا۔ اگرچہ اس نے مصر میں کامیابی حاصل نہیں کی لیکن مصر سے فرانس تک پہونچنے والی اطلاعات نپولین کے لیے سازگار تھیں۔ نپولین کی مصر میں ناکامی کے باوجود نپولین کی شہرت میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ پہلا قونصل بننے کے بعد نپولین نے 1800 میں مارینگو اور ہوہن لینڈن میں آسٹریا کی فوجوں کو شکست دی۔ ان فتوحات کی وجہ سے فرانس نے شمالی اٹلی کے ایک بڑے حصہ کو

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. * IMC LIBRARY

حاصل کرلیا۔ نپولین نے مزید تیاری کرنے کے لئے 1802 میں برطانیہ سے ایک معاہدہ کیا جسے Amiens معاہدہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

برطانیہ عظمیٰ نے نپولین کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ ہوکر 1803 میں فرانس کے خلاف ایک محاذ قائم کیا جسے تیسرے محاذ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس محاذ میں برطانیہ، آسٹریا اور روس شامل تھے۔ نپولین نے آسٹریا کی فوجوں کو جنوب مغربی جرمنی میں Ulm کے مقام پر شکست دی۔ لیکن دو دن کے بعد 21 اکٹوبر 1805 کو نیلسن (Nelson) نے اسپین کے جنوبی مغربی ساحل میں ٹرافلگر (Trafalgar) کے مقام پر ایک عظیم بحری کامیابی حاصل کی۔ اگرچہ جنگ کے اختتام سے پہلے ہی نیلسن کا انتقال ہوگیا لیکن اس نے برطانیہ کو نپولین کے زمینی حملے سے بچالیا۔ زمین پر نپولین ناقابل تسخیر تھا۔ اس نے 2 ڈسمبر 1805 میں آسٹریا اور روس کی مشترکہ فوجوں کو آسٹرلٹز (Austerlitz) کے مقام پر شکست دی۔ پھر 1806 میں پرشیا کی فوج کو زینا اور آسٹرڈاٹ کے مقام پر تباہ کیا گیا۔ نپولین نے 1807 میں فریڈ لینڈ کی جنگ میں روسیوں کو شکست دی۔ روسیوں نے نپولین کے ساتھ ٹیلسٹ (Tilsit) کا معاہدہ کیا۔ اس معاہدہ کے تحت روسیوں نے وسطی اور مغربی یورپ میں نپولین کی پیدا کردہ تبدیلیوں کو تسلیم کیا اور برطانیہ کے خلاف نپولین کا ساتھ دینے پر رضامندی ظاہر کی۔

نپولین نے 1806 اور 1808 کے درمیان یورپ کا نقشہ دوبارہ تیار کیا۔ سوائے برطانوی جزیرے اور جزیرہ نما بلقان کے تمام یورپ فرانس کے راست کنٹرول یا بالراست اثر میں آگیا۔ کوئی بھی فاتح یورپ کے اتنے بڑے رقبے پر اپنی بالادستی قائم نہیں کرسکا۔ نپولین ایک فوجی جنرل، عظیم فاتح اور غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل قائد تھا۔ اس کے فوجی حریف ولنگٹن نے ایک وفد نپولین کے بارے میں کہا تھا کہ "میدان جنگ میں نپولین کی موجودگی (40) چالیس ہزار سپاہیوں کے مساوی تھی۔"

1.3.6 ناکہ بندی کا نظام

نپولین نے برطانیہ کو شکست دینے کے لیے ایک حکمت عملی مرتب کی جسے ناکہ بندی کے نظام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک معاشی جنگ تھی۔ نپولین برطانیہ کی معاشی ناکہ بندی کرکے "دکان داروں کی قوم" کا گلا گھونٹنا چاہتا تھا۔

ناکہ بندی کے نظام کی ابتدا 1806 میں برلن کے اعلان نامہ سے ہوئی۔ نپولین کے کنٹرول میں رہنے والے تمام یورپی ممالک کو برطانیہ سے کسی بھی قسم کی تجارت کرنے سے منع کیا گیا۔ برطانیہ نے اس کے خلاف انتقامی کارروائی کرتے ہوئے کونسل میں احکامات صادر کئے۔ اس میں یورپی ممالک کو انتباہ دیا گیا کہ اگر وہ برطانیہ سے تجارتی تعلقات منقطع کرلیں تو یورپ میں کسی بھی ملک سے تجارت کرنے کے اہل نہیں ہوں گے۔ ناکہ بندی کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے نپولین نے اطالیہ، اسپین، آسٹریا، اور روس کے خلاف جنگیں کیں۔ ناکہ بندی کے نظام کی وجہ سے نپولین کئی جنگوں میں الجھ کر رہ گیا اور یہی نظام اس کے زوال کا ایک اہم سبب بنا۔ ناکہ بندی کے نظام کے باعث برطانیہ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن سمندروں میں بالادستی ہونے کی وجہ سے برطانیہ نپولین کی حکمت عملی کے خلاف موثر اقدامات کرسکا اس کے علاوہ کئی یورپی ممالک برطانیہ کی تیار کردہ مصنوعات پر انحصار کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے بھی ناکہ بندی کا نظام ناکام ہوگیا۔

1.3.7 نپولین کا زوال

نپولین نے جن ممالک کو فتح کیا تھا وہاں قومی احساسات اجاگر ہوئے اور یہی اس کے زوال کا ایک اہم سبب بنا۔ نپولین کے عروج میں لبرل ازم، اور حب الوطنی کی دو طاقتیں مدد و معاون ثابت ہوئی تھیں۔ یہی طاقتیں اس کے زوال کا سبب بنیں۔ اس کے ابتدائی زمانے میں یورپ کے لوگوں نے اسے لبرل طاقتوں کا نمائندہ سمجھا۔ اس سے ابتدا میں اسے کافی مدد ملی لیکن بعد میں جب اسے لبرل طاقتوں کا دشمن سمجھا گیا تو اس کا زوال شروع ہو گیا۔ نپولین کے خلاف اسپین میں قومی رد عمل کا آغاز ہوا۔ جب اس کے بھائی جوزف کو اسپین کا بادشاہ بنایا گیا تو اسپینی باشندوں نے نپولین کے خلاف بغاوت کردی۔ اسپین کے حب الوطن باشندوں نے جوزف کو اسپین کے دارالحکومت میاڈریڈ (Madrid) سے باہر نکال دیا۔ نپولین کی فوجیں قومی احساسات کو کچلنے سے قاصر رہیں۔ اسپین اور فرانس کے درمیان ہونے والی جزیرہ نما کی جنگ فرانس کے حق میں تباہ کن ثابت ہوئی اور اس سے نپولین کا زوال لاحق ہوا۔ نپولین کی مشکلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگلستان نے آرتھر ولزلے کو نپولین کے خلاف لڑنے کے لیے اسپین روانہ کیا۔ اسپین کے خلاف جنگ نپولین کے لیے تباہ کن ثابت ہوئی۔ نپولین نے درست کہا کہ "اسپین سرطان نے اسے تباہ کردیا۔" جب نپولین اسپین کے خلاف لڑ رہا تھا تو اس وقت آسٹریا نے 1809 میں فرانس کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ نپولین نے آسٹریا کو شکست دی۔ فرانس کے ہاتھوں آسٹریا کی یہ چوتھی شکست تھی۔ لیکن یہ نپولین کی آخری کامیاب فوجی مہم تھی۔ نپولین کی آسٹریا کے خلاف چوتھی کامیابی کے بعد نپولین اور آسٹریا کے درمیان شادی کا معاہدہ ہوا۔ نپولین نے آسٹریا کی شہزادی میری لوئی سے شادی کی۔

1.3.7.2 روسی مہم (1812)

نپولین کے زوال کا ایک اہم ترین سبب 1812 کی روسی مہم ہے۔ چوں کہ روسی ناکہ بندی کے نظام سے عاجز آگیا تھا اس لیے زار الگزینڈر اول نے روسی بندرگاہوں کو برطانوی تجارت کے لیے کھول دیا۔ اس سے نپولین چراغ پا ہو گیا اور اسے اپنا مطیع کرنے کے لیے روس کو فتح کرنا چاہا۔ نپولین نے روس پر حملہ کرنے کے لیے چھ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ایک بڑی فوج تشکیل دی۔ جب فرانسیسی سپاہی روس میں داخل ہونے لگے تو روسیوں نے جلتی ہوئی زمین کی پالیسی کو اپنایا روسی وسائل کو نذر آتش کرکے یا تباہ و برباد کرکے علاقوں کو چھوڑنے لگے اور دشمن کے لیے ناقابل بود و باش بنانے لگے۔ نپولین کی فوج ماسکو میں داخل ہوئی لیکن الگزنڈر اول نے امن کا معاہدہ کرنے سے انکار کردیا۔

نپولین کے آگے واپسی کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ ویسے بھی ماسکو کو جلاکر تباہ کردیا گیا تھا۔ واپسی میں روس کی جان لیوا سردی نے نپولین کے ہزارہا سپاہیوں کو ہلاک کردیا۔ چھ لاکھ سپاہیوں میں صرف کچھ ہزار سپاہی زندہ بچ سکے۔

1.3.7.3 لیزک کی جنگ (1813)

1813ء میں نپولین کی ناکامی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آسٹریا، پرشیا اور روس نے مل کر فرانس کے خلاف اعلان

جنگ کر دیا۔ انھوں نے وسطی جرمنی میں لپزک (Lepzig) کے مقام پر نپولین کی فوجوں کو قطعی طور پر شکست دی۔ لپزک کی جنگ تین ممالک کے اتحاد کی عظیم فتح تھی۔ اس جنگ کو اقوام کی جنگ سے موسوم کیا گیا۔ کیوں کہ اس جنگ میں تین ممالک کے سپاہیوں کے اندر قومی احساسات شدت سے کارفرما تھے۔ لپزک سے اتحادیوں کی مشترکہ فوجیں فرانس میں داخل ہوئیں اور مارچ 1814 میں پیرس پر قبضہ کرلیا۔ نپولین کو قیدی بنا کر اٹلی کے ساحل ایلبا (Elba) کو روانہ کر دیا گیا۔

1.3.7.4 واٹرلو کی جنگ (1815)

جب اتحادی آپس میں نپولین کی شکست کے بعد یورپ کے نقشہ کو دوبارہ مرتب کرنے کے لیے مذاکرات کررہے تھے تو نپولین یکم مارچ 1815 کو ایلبا سے فرار ہوگیا اور اس ماہ کی 20 تاریخ کو پیرس واپس پہنچ گیا

نپولین کا کینس (Cannes) سے لے کر پیرس تک فرانسیسی عوام نے گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ نپولین نے فرانسیسی فوج سے تائید کی اپیل کی تو فوج نے نپولین کے ساتھ اپنی وفاداری کا اظہار کیا اور نپولین فرانس کا دوبارہ شہنشاہ بن گیا۔

لوئی ہفدہم فرانس سے فرار ہوگیا لیکن اس دفعہ نپولین صرف سو دن تک بادشاہت کرسکا۔ اگرچہ اس کا دوبارہ برسر اقتدار آنا مختصر مدت کے لیے تھا لیکن ایلبا سے اس کا فرار ہونا اور دوبارہ شہنشاہ بن جانا تاریخ کا ایک رومانوی واقعہ ہے۔ کسی نے جب اس سے سینٹ ہیلینا میں اس کی آخری اسیری کے دوراں پوچھا کہ " شہنشاہ کی حیثیت سے اس کی زندگی کا سب سے زیادہ خوشی کا دور کون سا تھا " نپولین نے فوراً جواب دیا کہ " کینس سے پیرس کی جانب پیش قدمی یقیناً یہ ایک یادگار پیش قدمی تھی۔

جب اتحادیوں کو ایلبا سے نپولین کے فرار ہوجانے کا پتہ چلا تو انھوں نے اسے شکست دے کر گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا۔ نپولین اور اتحادیوں کے درمیان جنگ بلجیم میں بروسلیز کے قریب واٹرلو کے مقام پر ہوئی۔ نپولین کو 18 جون 1815 میں واٹرلو کی جنگ میں تباہ کن شکست ہوئی۔ بلوچر کی قیادت میں پرشیا کی فوج اور ویلنگٹن کی قیادت میں برطانوی فوج نے نپولین کی قطعی شکست میں اہم کردار ادا کیا۔

1815 میں اس کی شکست کے بعد اسے جنوبی اوقیانوس کے سینٹ ہیلینا کے جزیرے میں قید کردیا گیا جہاں اس کا چھ برس کی اہانت کے بعد 52 برس کی عمر میں کینسر کی وجہ سے 5 مئی 1821 کو انتقال ہوا۔ نپولین نے سینٹ ہیلینا میں اپنی یادیں قلم بند کیں۔ اس میں اس نے اپنی زندگی اور کارنامے تحریر کئے۔ یہ کتاب آنے والی نسلوں کے لیے واقعات کا ایک قیمتی ماخذ ہے۔

1.3.8 اختتام

نپولین نے انقلاب سے اپنی وابستگی کے تعلق سے دو متضاد بیانات دیے۔ ایک دفعہ اس نے کہا کہ " میں انقلاب ہوں۔ " کسی موقع پر اس نے کہا کہ " اس نے انقلاب کو تباہ کردیا۔ " ان دونوں بیانات میں بھی صداقت ہے۔ اس نے بعض امور میں انقلاب کی ترجمانی کی۔ آزادی اور جمہوریت کے معاملے میں اس نے انقلاب کی روح کو تباہ کیا۔

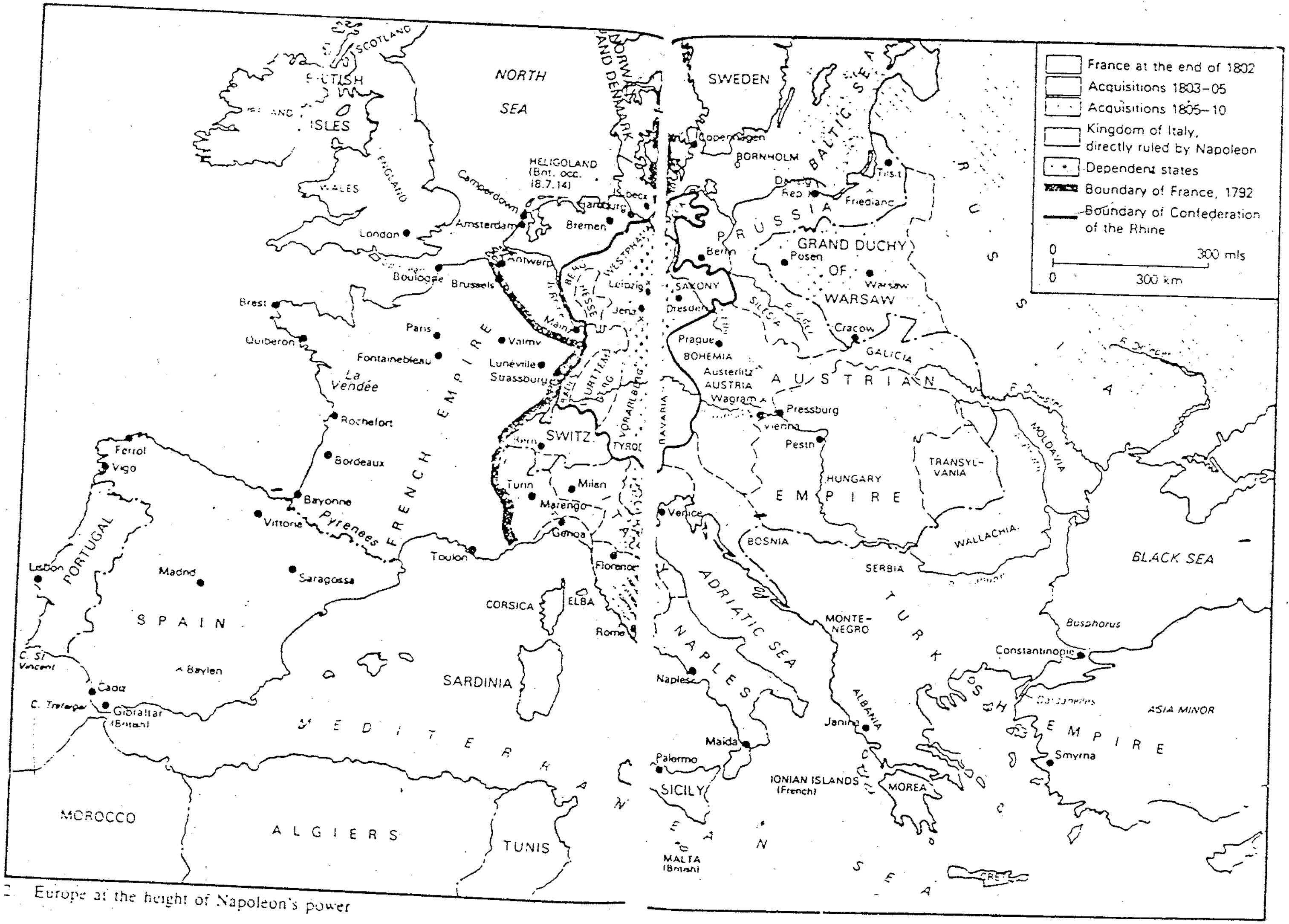

2 Europe at the height of Napoleon's power

نپولین کی عظمت اس کے شاندار فوجی کارناموں اور مستقل اصلاحات میں مضمر ہے ۔ تاہم نپولین کے بارے میں مورخین میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے ۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ اس نے انقلاب کو جاری رکھا لیکن بعض کا خیال ہے کہ اس نے انقلاب کو تباہ کیا ۔ بعض مورخین نے کہا کہ وہ آخری روشن خیال آمر تھا۔ بعض دوسرے مورخین کا خیال ہے کہ وہ پہلا جدید آمر تھا لیکن تمام مورخین کا متفقہ خیال ہے کہ وہ تاریخ کا ایک عظیم ترین رہنما تھا ۔

نپولین سے فرانس ، یورپ اور ساری دنیا متاثر رہی ۔ اس نے فرانس کو مستقل ادارے اور انقلاب کے سماجی فوائد عطا کئے ۔ اس کی فتوحات کے ذریعہ یورپ کو لبرل ازم اور حب الوطنی حاصل ہوئی اور دنیا کو ایک سبق ملا کہ کس طرح ایک فرد واحد اپنی غیر معمولی صلاحیتوں سے دنیا کے وسیع رقبوں پر اپنی بالادستی قائم کرنے کا خواب دیکھ رہا تھا جو امن عالم کے لیے ایک خطرہ تھا ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

14۔ نپولین کی فتوحات کی کیا اہمیت تھی ؟

15۔ ناکہ بندی کے نظام کا کیا مقصد تھا ؟

16۔ نپولین کے زوال کے کوئی تین اسباب مختصر طور پر بیان کیجیے ۔

1.4 خلاصہ

1۔ 1789 کا فرانسیسی انقلاب تاریخ کا ایک عظیم ترین انقلاب ہے ۔

۔ لئی اسباب جیسے بوربون خاندان کی آمریت ، قدیم حکومت کے حالات ، دانشوروں اور فلسفیوں کی تعلیمات انقلاب کا سبب بنے ۔

۔ انقلاب کے دوران فرانس ایک جمہوریہ بن گیا۔ لوئی شانزدہم کو پھانسی دی گئی۔ ایک دستور کا نفاذ عمل میں آیا۔ ملک دوسرے ممالک جیسے آسٹریا، پرشیا سے جنگوں میں ملوث ہوگیا اور انقلاب کے دوران بہت خون خرابہ اور تشدد ہوا

۷۔ فرانسیسی انقلاب نے فرانسیسی زندگی کے ہر شعبہ میں دوررس تبدیلیاں پیدا کیں۔ بنیادی تبدیلیوں کے علاوہ انقلاب نے کلیسا کو ریاست کا ماتحت بنا دیا۔ جاگیرداریت اور غلامی کو منسوخ کیا گیا۔ دوسرے یورپی ممالک پر بھی انقلاب کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ۔

۵۔ نپولین فرانس کا ایک عام شہری تھا لیکن وہ انقلاب کے ذریعہ 1799 میں برسر اقتدار آیا اور فرانس کا حکمراں بن گیا۔ بعد میں وہ 1804 میں شہنشاہ بنا۔

6۔ نپولین کا قانون اور نظم و نسق کے اصلاحات اس کی فتوحات سے ۔ زیادہ اہم تھے

7۔ نپولین اپنی فتوحات کے ذریعہ سوائے انگلستان کے سارے یورپ کو اپنے کنٹرول میں لایا

8۔ نپولین کی فتوحات اور اصلاحات سے تاریخ عالم میں اس کا ایک مستقل اور عظیم مقام پیدا ہوا۔

9۔ نپولین بعض امور میں طفل انقلاب تھا اور بعض امور میں وہ انقلاب کا قاتل بھی تھا ۔

1.5 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1) بوربون کی آمریت ، غیر کارکرد اور ظالمانہ حکومت ، عوام کے لیے سیاسی آزادی کا فقدان ، 175 برس تک اسٹیٹس جنرل کی عدم موجودگی فرانسیسی انقلاب کے چند اہم اسباب بنے ۔

2) مانٹیسکو ، والٹیر ، روسو کی تعلیمات ، ڈاڈیراٹ اور دوسرے قلم کاروں نے انسائیکلوپیڈیا تیار کی ۔

Physiocrats جیسے Quessry اور ٹرگاٹ نے بالراست انقلاب کی رفتار کو تیز تر کیا۔ ان کی تحریروں سے عوام کی توجہ حکومت کی آمریت ، سماجی اور معاشی بدعنوانیوں کی جانب منعطف ہوئی ۔ ان تمام برائیوں کے خلاف عوام کے احساسات بیدار ہوئے ۔ اس طرح دانشوروں کی تحریروں سے انقلاب کا راستہ ہموار ہوا ۔

3) امریکہ کی جنگ آزادی ، حکومت کا مالی بحران ، اسٹیٹس جنرل کی طلبی انقلاب کا فی الفور سبب تھا ۔

4) 14 جولائی 1789 اہم دن تھا۔ عوام نے اس روز بوربون خاندان کی آمریت کی علامت والے باسٹیل کے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ اس دن سے انقلاب کی شروعات ہوئی ۔ اس لیے 14 جولائی فرانس میں قومی دن کی حیثیت سے منایا جاتا ہے ۔

5) 15 اکٹوبر 1789 میں خواتین نے ورسلیز کی جانب پیش قدمی کی ۔

6) بادشاہ کی فرانس سے فرار ہونے کی کوششوں کی وجہ سے شاہی خاندان کی بڑی توہین ہوئی اور اس واقعہ سے فرانس میں جمہوریہ پارٹی وجود میں آئی ۔

7) گیرونڈسٹیں ایک سیاسی گروہ تھا جس کا مستقر پیرس تھا اور اس کی شاخیں تمام ملک میں پھیلی ہوئی تھیں۔ ان کا قائد Robespierre تھا۔

8) 1793 اور 1794 کے درمیان Robespierre کی قیادت میں عوام کی سلامتی کی کمیٹی نے انقلاب کی مدافعت کے نام پر سینکڑوں افراد کو قید یا پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ کئی معصوم لوگ ان احکامات کا شکار بنے۔ ملک میں خوف و دہشت کی فضا پیدا کی گئی جسے دہشت کے راج سے موسوم کیا جاتا ہے۔

9) انقلاب کے دوران آسٹریا اور پرشیا نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ وہ جنگیں جنہیں انقلاب دشمن سمجھا گیا انہیں مخالف فرانس جنگوں کے نام سے موسوم کیا گیا۔

انقلاب اور ملک کے دفاع کے لیے فرانسیسی عوام کو منظم اور متحد کیا گیا۔ اس طرح فرانسیسی انقلاب نے فرانسیسی عوام کے اندر قومیت کی روح کو بیدار کیا۔

10) فرانسیسی انقلاب کے چند معاشی نتائج بھی برآمد ہوئے۔ قومی اسمبلی نے 4 اگسٹ 1789 میں جاگیرداریت کو منسوخ کردیا۔ اس کے بعد عام آدمی کو امرا کے قرضہ کی رقم کی ادائی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ فرانسیسی انقلاب کا دوسرا اہم معاشی نتیجہ یہ نکلا کہ عام لوگوں نے کلیسا کی جائیداد پر قبضہ کرلیا۔

11) نپولین بونا پارٹ 1799 میں انقلاب کے ذریعہ برسر اقتدار آیا۔

12) فوجی دستہ کے اعزاز کا طریقہ یہ تھا کہ ممتاز فرانسیسی افراد کو خطابات سے نوازا جاتا تھا۔ نپولین نے اس طریقہ کو رائج کیا

13) نپولین 1804 میں شہنشاہ بنا

14) نپولین کی فتوحات کی وجہ سے یورپ کے نقشہ کو دوبارہ مرتب کیا گیا۔ اس کی فتوحات سے سوائے انگلستان کے سارا یورپ اس کے کنٹرول میں آگیا۔ نپولین کی فتوحات سے بالراست جرمنی اور اطالیہ کے اتحاد کی تحریکوں کو جلا ملی اور کئی یورپی ممالک کے اندر قومی شعور پیدا ہوا۔

15) ناکہ بندی کے نظام کا مقصد انگلستان کی معاشی ناکہ بندی کے ذریعہ انگلستان کو نپولین کی اطاعت کرنے پر مجبور کرنا تھا

16) نپولین کے زوال کے کئی اسباب تھے۔ اس کے زوال کے اہم اسباب یہ تھے۔

1۔ نپولین کے فتح کردہ ممالک کے باشندوں میں قومی احساسات کی بیداری

2۔ جزیرہ نما کی جنگیں

3۔ اس کی 1812 کی روس میں مہم

1.6 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب تقریباً تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

1۔ فرانسیسی انقلاب کے اسباب کی وضاحت کیجیے۔

2۔ فرانسیسی انقلاب کی اہمیت اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالیے ۔

3۔ نپولین کی اصلاحات بیان کیجیے ۔ ان کا فرانس پر کیا اثر مرتب ہوا ؟

4۔ نپولین بونا پارٹ کے زوال کے کیا اسباب تھے ؟

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب تقریباً پندرہ (15) سطروں میں لکھیے ۔

1۔ کس طرح فلسفیوں کی تعلیمات سے فرانسیسی انقلاب رونما ہوا ؟

2۔ قومی اسمبلی کے کام کا جائزہ لیجیے ۔

3۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے۔

الف) نپولین کا قانون

ب) معاہدہ اتحاد

ج) ناکہ بندی کا نظام

1.7 سفارش کردہ کتابیں

1. Bhattacharya Arun : Modern Europe
2. Doyle,, William : The Oxford History of French Revolution
3. Fisher, H A L : Napolean, New Cambridge,, Modern History
4. Grant, A. J. : The story of Europe during the last five centuries
5. Harrison, John B. Ecd. : A short History of Western Civilization Vol II since 1600 sixteenth edn.
6. Hayes C. J. H. : Modern Europe upto 1870
7. Hazen C. D. : Modern Europe upto 1945
8. Kettelby, C. D. M. : A History of Modern Times
9. Rao, B. V. : History of Europe (1450-1815)
10. Richards Denis : An Illustrated History of Modern Europe (1789-1984)

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
* Hyderabad-34.